بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۸۸	۲۶ شہادت ۱۳۴۶ ہش ۔ ۱۵ محرم ۱۳۸۷ھ ۔ ۲۶ اپریل ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۵ اپریل ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

○ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے ۔ مورخہ ۲۲ اپریل بروز ہفتہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی ران پر بڑھی ہوئی غدود کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا ہے ۔ جس میں سے ڈیڑھ پاؤ وزنی رسولی نکالی گئی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۲۵ اپریل ۔ کل یہاں بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس انصار اللہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مقامی مجالس انصار اللہ کے ممبران بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے ۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل اور مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی نے اہم تربیتی موضوعات پر تقاریر فرمائیں ۔ بعدہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کی نہایت اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں علی الخصوص خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور اطاعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انصار صاحبان کو توجہ دلائی کہ وہ خاص طور پر اپنی اولاد اور نئی نسلوں کی نگرانی فرمائیں کہ ان میں کوئی غلط رجحانات پیدا ہونے پائیں اور وہ دلی طور پر خلافت کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے محبت و عشق کے جذبہ کے ماتحت کامل اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائیں ۔ آخر میں آپ نے دعا کرائی ۔ اور جلسہ اختتام پذیر ہوا ۔ بعدہ جملہ انصار صاحبان نے حضور کی اقتدا میں نماز عشاء ادا کی ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی مومن کو تجارت اور خرید و فروخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتی

انسان کا کمال یہی ہے کہ دنیوی کاروبار بھی کرے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے

"دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے ۔ ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپے کے لین دین کرنے میں مصروف تھا ۔ ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا ۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔

لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ

کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے ۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے ۔ وہ قابل تعریف نہیں ۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے ۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو ۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے ۔ تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے ۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے ایام

ملاقات کا شرف حاصل کرنے والے احباب کیلئے ضروری اطلاع

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے لئے مندرجہ ذیل ایام مقرر ہیں یعنی ہفتہ ۔ اتوار ۔ بدھ اور جمعرات

احباب ان ایام کے علاوہ کسی دوسرے دن ملاقات کے لئے باہر سے تشریف نہ لایا کریں ۔ بعض احباب دوسرے دنوں میں تشریف لے آتے ہیں اور پھر اصرار کرتے ہیں کہ چونکہ وہ باہر سے آئے ہیں اس لئے ان کی ملاقات ضرور کرائی جائے یہ طریق درست نہیں ۔

جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں اور حلقوں میں اس امر کا اعلان کر دیں کہ وہ سب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے مقررہ ایام میں ہی تشریف لائیں ۔ دوسرے ایام میں نہیں ۔

نوٹ :- ملاقات کا شرف حاصل کرنے والے احباب کی فہرست صبح نو بجے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دی جاتی ہے ۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ ملاقات کے روز صبح ۹ بجے سے قبل دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر اپنا نام لکھوائیں ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۵ اپریل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عالم اسلام کو جو کچھ دیا اس کا کسی قدر ذکر ہم نے گزشتہ اداریوں میں کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ آپ نے سب سے اول جو اصلاح فرمائی وہ زندہ خدا تعالیٰ کے وجود کا نہ صرف عقلی ثبوت ہے بلکہ ایسا ثبوت دیا ہے۔ جو غیب میں حق الیقین پیدا کرتا ہے۔ آپ نے ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے متعلق شرک کا قلع قمع کیا۔ اور دوسری طرف مغربی اثرات سے جو نیچریت مسلمانوں میں پھیل رہی تھی اس کا ... فرمایا۔

اسی طرح آپ نے اسلامی اعمال میں جو محض کھوکھلا اور بے اثر سلسلہ بن کر رہ گئے تھے از سر نو جان ڈال دی۔ چنانچہ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں "سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو قشر کی بجائے مغز کی طرف توجہ دلائی اور اس بات پر زور دیا کہ احکام کا ظاہر بھی نہایت اہم اور ضروری ہے۔ لیکن بغیر باطن کی طرف توجہ کرنے کے انسان کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"آپ نے ایک جماعت قائم کی اور یہ شرط مقرر کی کہ میں دین پر دنیا کو مقدم رکھوں گا۔ درحقیقت یہی مرض تھی جو مسلمانوں کو گھن کی طرح کھا رہی تھی باوجودیکہ دنیا ان کے ہاتھ سے چھینی جا چکی تھی۔ پھر بھی دنیا ہی کی طرف ان کی توجہ جاتی تھی۔ اسلام کی ترقی کے معنی ان کے نزدیک بادشاہت کا حصول رہ گیا تھا۔ اور اسلام کی کامیابی کے معنی ان کے نزدیک مسلمان کہلانے والوں کی تعلیم اور ان کی تجارت کی ترقی تھی۔"

(احمدیت کا پیغام)

آپ نے مسلمانوں کو یہ بتایا کہ

"اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم علم حاصل نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم تجارتیں نہ کرو اور نہ یہ کہتا ہے کہ صنعت و حرفت نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوشش نہ کرو۔ وہ صرف انسان کے نقطۂ نظر کو بدلتا ہے۔" (احمدیت کا پیغام)

اس طرح آپ نے شریعت کے قشر اور مغز دونوں پر زور دیا۔ پھر آپ نے یہ تمام باتیں صرف لیکچروں اور وعظوں تک محدود نہ رکھیں۔ بلکہ آپ نے اہل علم حضرات کو للکارا۔ مگر آپ نے یہ انتظار نہ کیا کہ وہ آگے آتے ہیں یا نہیں بلکہ آپ نے بحکم خدا ایک جماعت بنائی اور اس جماعت کو اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا کرنے اور دوسروں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے تاکہ اللہ تعالیٰ کا کام تکمیل پائے۔ آپ نے اپنا عملی نمونہ ان کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے یہ پرواہ نہ کی کہ کوئی آپ کے ساتھ چلتا ہے یا نہیں۔ آپ نے کام شروع کر دیا۔ اور جماعت کو قوی سے قوی تر کرتے چلے گئے۔

پھر آپ کا یہ عظیم الشان کارنامہ ہے کہ پہلے جہاں مسلمانوں میں کوئی جماعت خالصتہً للہ کام کرنے والی موجود نہیں تھی۔ آپ نے ایک ایسی جماعت کھڑی کر دی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی۔ اور جو آپ کی وفات پر ختم نہ ہوگئی بلکہ آپ کے خلفاء کی زیر قیادت بڑھتی چلی گئی ہے۔ اور آج دنیا میں کوئی جماعت نہیں جو خدمت دین میں اس کا مقابلہ کر سکے۔

تیسرا کارنامہ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سر انجام دیا وہ یہ ہے کہ آپ نے "جہاد فی سبیل اللہ" کا جو غلط تصور پیدا ہو گیا تھا کہ تلوار کے ذریعہ لوگوں کو مسلمان بنایا جائے۔ اس تصور کی اصلاح کی اور بتایا کہ فی زمانہ تلوار کا جہاد کارگر نہیں ہے بلکہ آج ایسا زمانہ ہے کہ تبلیغ اسلام کے راستہ سے روکیں اٹھ گئی ہیں۔ اور چونکہ آج مذہب کو تلوار سے مٹانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتا۔ اس لئے آج تلوار اٹھانے کی ضرورت نہیں بلکہ قلم اور زبان اور عمل کے جہاد کی ضرورت ہے۔

افسوس ہے کہ مولویوں نے اصل حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے آپ پر جہاد کے منسوخ کرنے کا الزام لگایا۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ خود سید ابوالحسن علی صاحب ندوی اس بات کا وعظ فرما رہے ہیں۔ اور دوسری جماعتیں یہاں تک کہ مودودی صاحب بھی کہنے لگے ہیں کہ ہم پُرامن ذرائع سے اسلامی انقلاب لانا چاہتے ہیں۔

آپ نے چوتھا عظیم الشان کام یہ کیا کہ آپ نے نہایت پُرزور طریق سے ناسخ و منسوخ کے مسئلہ کو حل فرمایا۔ اور تحدی سے اعلان کیا کہ قرآن کریم کی ایک آیت تو کیا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں۔ اور قرآن کریم قیامت تک قابلِ عمل ہے۔ البتہ عمل حالات کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اس سے یہ بات بھی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ آپ نے جہاد بالسیف کو ہرگز منسوخ نہیں فرمایا کیونکہ یہ تو قرآن کریم کا حکم ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہے۔ پھر آپ کس طرح ایسے جہاد کو منسوخ کر سکتے تھے۔ البتہ آپ نے احادیث نبوی کی بناء پر اور قرآن کریم کی تفہیم کے پیش نظر یہ فرمایا کہ موجودہ حالات میں ایسا جہاد نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ لیکن اس کے باوجود جہاد بالقلم ہونا چاہیئے جس کی زمانہ کو ضرورت ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ آپ کی اور آپ کے خلفاء کی راہ نمائی میں یہی جہاد کر رہی ہے۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے میں بھی دریغ نہیں کر رہی۔ (باقی)

حدیث النبی ﷺ

علم قرآن کیلئے دعا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ضمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اللھم علمہ الکتاب۔

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور فرمایا اللھم علمہ الکتاب اے اللہ اس کو اپنی کتاب یعنی قرآن کا علم عنایت فرما۔

(بخاری کتاب العلم)

قطعات

ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ایمن آبادی

— مخالفین سے —

اِک تناور درخت ہے اب تو
جس شجر کو اُکھاڑتے تھے تم
نغمہ پیرا ہیں بُلبلیں اس پر
جس چمن کو اجاڑتے تھے تم

— سوئٹزرلینڈ کی مسجد محمود —

اک سمت سڑک کے تو ہے گرجا کی عمارت
اللہ کا گھر دوسری جانب ہوا تعمیر
مشتاق کی تبلیغ سے تثلیث کے فرزند
اسلام سے ہو جائیں گے آ آ کے بغلگیر

لے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

مسیح موعودؑ کے تین اوصاف

امام ۔ مہدی ۔ حکم عدل

(از مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے متعلق فرمایا تھا کہ امتِ محمدیہ میں ایک مسیح آئے گا اور اس کے عہدِ سعادت کو کامیابیوں اور کامرانیوں کا زمانہ قرار دیا اور اپنا سلام اس کو بھجوایا۔ اس بابرکت وجود کی شناخت کیلئے حضور نے کچھ علامات اور اوصاف بتائے تھے تاکہ لوگ غلطی سے بچ جاویں۔ مسند احمد بن حنبل میں مذکور ہے۔

من عاش منکم ان یلقی
عیسی بن مریم اماماً
مھدیا حکماً عدلاً۔

اس حدیث میں مسیح موعود کے تین اوصاف بتائے گئے ہیں۔ اوّل وہ "امام" ہوگا دوم وہ "مہدی" ہوگا۔ سوم وہ "حکم وعدل" ہوگا یہ تینوں اوصاف سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام میں پائے جاتے ہیں جن کا دعویٰ تھا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ ذیل میں اس کا ثبوت درج کیا جاتا ہے۔

حدیث میں پہلا وصف مسیح موعود کا "امام" ہونا بیان کیا گیا ہے۔ امام کی حیثیت بنیادی اور مرکزی نکتہ کی ہوتی ہے جس سے جماعت کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ آنے والا مسیح "امام" ہوگا ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو یہ اطلاع بخشی کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت مسلمانوں میں وحدت نہ ہوگا اور وہ موعود آکر وحدت قائم کرے گا اور "امام" کا کام سرانجام دے گا۔

اس زمانہ میں عام طور پر وحدت پر زور تو دیا جاتا ہے اور اس کی ضرورت کو شدت کے ساتھ محسوس بھی کیا جاتا ہے لیکن وحدت کا ذریعہ کیا ہو؟ اس کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وحدت کا ذریعہ خلافت کو سمجھا گیا اور جب اس کے مٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوا تو "تحریکِ خلافت" چلائی گئی۔ اس تحریک کے علم برداروں میں سے ایک مولانا ابوالکلام آزاد بھی تھے انہوں نے لکھا:۔

"بہرحال اس وقت اور ہمیشہ سے اور ہمیشہ کے لئے "راہ عمل" یہی ہے کہ مسلمان سب سے پہلے اسلام کی جماعتی زندگی اختیار کرلیں۔ اس پر مسئلہ خلافت اسلامی کے بھی تمام مہمات و اعمال موقوف ہیں"
(خلافت صفحہ ۱۹۳)

پھر کسی کے نزدیک وحدت کا علاج مغرب سے موافقت میں پنہاں سمجھا گیا۔ کوئی قدامت پسندی کو ذریعہ ترقی سمجھتا رہا۔ بعض ایسے بھی تھے جو بالکل مایوس ہوچکے تھے اور یہ سمجھنے لگے تھے کہ اب یہ شیرازہ جڑتا نظر نہیں آتا۔ عوام کا یہ عالم تھا کہ وہ کم وبیش ہر ایک نکتہ خیال کے پیچھے لگ گئے مگر باوجود کمزوری کے احساس میں اتفاق ہونے کے علاج پر وحدت نہ قائم ہوسکی اور قوم مختلف مکاتیب خیال میں بٹ گئی۔ بین الاقوامی لحاظ سے بھی یہی حالت تھی۔ شروع میں تو ایک عالم اسلام تھا مگر بعد میں قومی دیواریں کھڑی ہوگئیں اس حالت میں مسلمانوں کی شیرازہ بندی اور انہیں ایک نکتہ پر جمع کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں "امام الزمان" میں ہوں اور خدا تعالےٰ نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی۔ رسول۔ محدث مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہ ہوا اور نہ وہ کمالات ان کو دئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔ اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے؟ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالےٰ کی طرف سے فرض قرار دی گئی ہے۔ سو میں بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل اور عنایت سے امام الزمان مَیں ہوں اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں۔"
(ضرورت الامام)

حضور علیہ السلام نے صرف اپنے امام الزمان ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں پیش فرمایا بلکہ قرآن کریم اور احادیث سے اس کے قطعی ثبوت بیان فرمائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میرا یہ دعوےٰ مہدی اور مسیح ہونے کا قرآن شریف سے ثابت ہے۔۔۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل ٹھہرایا ہے۔۔۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا یعنی ہم نے یہ پیغمبر اسی پیغمبر کی مانند تمہاری طرف بھیجا ہے کہ جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔۔۔۔ یہ تو وہ آیت ہے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مماثلت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ثابت ہوتی ہے۔ لیکن جس آیت سے دونوں سلسلوں یعنی سلسلہ خلافت موسویہ اور سلسلہ خلافت محمدیہ میں مماثلت ثابت ہے وہ یہ آیت ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم کما استخلف الذین من قبلھم۔ یعنی خدا نے ان ایمانداروں سے جو نیک کام بجالاتے ہیں وعدہ کیا ہے جو ان کو خلیفے مقرر کرے گا انہی خلیفوں کی مانند جو ان سے پہلے کئے تھے۔ اب جب ہم مانند کے لفظ کو پیشِ نظر رکھ کر دیکھتے ہیں جو محمدی خلیفوں کو موسوی خلیفوں سے مماثلت واجب کرتا ہے تو ہمیں ماننا پڑتا ہے جو ان دونوں سلسلوں کے خلیفوں میں مماثلت ضروری ہے۔۔۔ ۔۔۔ جیسا کہ سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا پہلا خلیفہ سلسلہ موسویہ کی خلافت کے پہلے خلیفہ سے مشابہت رکھتا ہے ایسا ہی سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا آخری خلیفہ جو مسیح موعود سے موسوم ہے سلسلہ موسویہ کے آخری خلیفہ سے جو حضرت عیسےٰ بن مریم ہے مشابہت رکھے "تا دونوں سلسلوں کی مشابہت تامہ ہو جو نص قرآنی سے ثابت ہوتی ہے کچھ نقص نہ رہے۔۔۔ نیز قرآن شریف فرماتا ہے کہ یہ دونوں مسیح ایک دوسرے کا عین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں اسلام کے مسیح موعود کو موسوی مسیح موعود کا مثیل ٹھہراتا ہے نہ عین۔ پس محمدی مسیح موعود کو موسوی مسیح کا عین قرار دینا قرآن شریف کی تکذیب ہے۔"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۸)

(۲) پھر آپ کے دعوےٰ کی تصدیق اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ آپ کا دعوےٰ ٹھیک وقت پر تھا جبکہ امتِ محمدیہ کا ہر فرد ظہورِ مسیح و مہدی کا منتظر تھا اور باخبر لوگوں کی طرف سے آپ کے جلد ظہور کی اطلاع دی جارہی تھی چنانچہ نواب صدیق حسن خانصاحب نے لکھا تھا کہ چودھویں صدی کے شروع ہونے میں پورے دس سال باقی ہیں اگر مہدی و مسیح کا ظہور ہوگیا تو وہی اس چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۹)

(۳) پھر خدا تعالےٰ کی سنت بھی آپ کے دعوےٰ کی مصدّق ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کی ایک جماعت ہو اور اس میں تفرقہ پڑا ہو اور خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کا انتظام نہ ہو۔ پس عقلاً و شرعاً یہ امر ثابت ہے کہ آپ ہی امام الزمان ہیں اور امام الزمان کے متعلق حضرت سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے جس کو حضرت حذیفہؓ نے روایت کیا "تلزم الجماعة وامامھم" یعنی تو جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ۔ پھر امام کو آپ نے ڈھال قرار دیا ہے اور ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے وہ ڈھال کے ذریعہ اپنی حفاظت کرے۔

(۴) پھر خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت آپ کے دعوےٰ کی مصدّق ہے امام الزمان حضرت مہدی علیہ السلام کی سچائی کے اظہار کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے غیب کا علم پاکر یہ اطلاع دی کہ جب ہمارے مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ اعلان کرے گا تو اس کی صداقت مخالفین پر ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالےٰ دو نشان ظاہر کرے گا جو اس سے پیشتر اس نے کبھی کسی مامور اور مرسل کے لئے ظاہر نہیں کئے اور وہ نشان یہ ہیں کہ چاند اپنے گرہن کی راتوں یعنی ۱۳۔۱۴۔۱۵ میں سے پہلی رات کو یعنی ۱۳ کو گرہن لگے گا اور سورج اپنے گرہن کے ایام میں جو قانون قدرت نے اس کے لئے مقرر کئے ہیں یعنی ۲۷۔۲۸۔۲۹ میں سے درمیانی دن یعنی ۲۸ کو گرہن لگے گا اور یہ دونوں گرہن ماہِ صیام میں جو نزولِ قرآن کا زمانہ ہے لگیں گے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعوےٰ کے اعلان کے بعد آپ کی مخالفت

ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی صداقت آپ کے مخالفوں پر ظاہر کرنے کے لئے آسمان پر یہ کسوف وخسوف کا نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق ۱۸۹۴ء میں ظاہر کر دیا۔ اور یوں اپنے فعل سے بتا دیا کہ آپ ہی سچے امام الزمان ہیں۔ آپ نے اس نشان کو خود اپنی صداقت کے لئے پیش فرمایا۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

ہم کو کوئی ایسی کتاب دکھاؤ جس میں
کسی ایسے انسان کا ذکر ہو اور
جس کا یہ دعویٰ ہو کہ وہ خدائے
رحمان کی طرف سے مبعوث ہوا
اور یہ کہ وہی مہدی مسعود اور
مسیح موعود ہے جو محسن ومنان
خدا کی طرف سے دشمنانِ اسلام
کی لگائی ہوئی آگ کو بجھانے آیا
اور خدا نے تجدید دین اور
زمانہ کی اصلاح اور ایمانی طریقوں
کی تعلیم کے لئے مبعوث کیا ہو اور
پھر ایسے مدعی کا دعوےٰ اس
آسمانی نشان یعنی خسوف وکسوف
سے تعارف ہو یعنی اس کے زمانہ
میں یہ نشان ظاہر ہوا ہو خواہ
وہ سچا ہو یا جھوٹا۔ اگر تم اس کی
مثل پیش نہ کر سکو اور ہرگز نہ
کر سکو گے ۔۔۔۔ پس جان لو کہ وہ
میرے لئے ایک نشان ہے۔

(ترجمہ عربی عبارت از نور الحق حصہ اوّل)

دوسرا وصف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرا وصف آنے والے مسیح موعود کا یہ فرمایا تھا کہ وہ "مہدی" ہو گا۔ اس ارشاد سے ایک تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ مسیح موعود اور مہدی دو کوئی علیحدہ علیحدہ وجود نہیں جیسا کہ عام طور پر لوگوں میں خیال پایا جاتا ہے چنانچہ "ابن ماجہ" کی ایک حدیث سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ مسیح ہی مہدی کا ہے۔ حضور نے فرمایا "لا مہدی الا عیسیٰ" یعنی مسیح موعود ہی مہدی ہے۔ گویا یہ دو نام ایک ہی شخصیت کے ہیں اور یہ دو نام دو مختلف اعتباروں سے مقرر ہوئے ہیں۔

پھر دوسری بات جو اس ارشاد نبوی سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ "مہدی" کے معنے ہیں ہدایت یافتہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا کہ اس زمانہ میں جبکہ مسیح اور مہدی کا ظہور ہو گا اسلام کا نام تو ہو گا مگر اسلامی ہدایت نہ ہو گی اور وہ موعود اس ہدایت اسلامی کو پیش کرے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ احادیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ امتِ محمدیہ پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ وہ بنی اسرائیل کی طرح تفرقہ کا شکار ہو جائے گی پھر ایک دوسری حدیث میں یوں مذکور ہے کہ اسلام برائے نام ہو گا اور قرآن کریم کے الفاظ رہ جائیں گے عمل اُٹھ جائے گا گو مساجد پختہ موجود ہوں گی اور راہ نمایانِ ملت بھی ہوں گے لیکن وہ ہدایت کا موجب نہ رہیں گے بلکہ خود ان سے فتنے اٹھیں گے اور پھر کچھ وقت کے بعد ان ہی میں وہ فتنے گم ہو جائیں گے۔

آج عالمِ اسلام کو اعتراف ہے کہ امتِ محمدیہ کا وہی حال ہو چکا ہے جو احادیث میں مذکور ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے لکھا:-

"وہی عقائد باطلہ جن کی
تغلیط کے لئے خدا نے ہزارہا
انبیاء بھیجے تھے ان نام کے
مسلمانوں نے اختیار کر لئے ہیں۔"
(تفسیر ثنائی جلد اوّل)

علامہ اقبال نے فرمایا ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ وہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

امت کی اس حالت کی بدولت غیر مسلموں کے حملے بھی بڑھ گئے تھے اور اسلام کے خلاف بڑے خطرناک اعتراضات پیدا ہو گئے تھے۔ ان اعتراضات کی بابت لوگوں کی عجیب عجیب آراء تھیں۔ کوئی ان اعتراضات سے جو عیسائی پادریوں اور مغربی فلاسفروں کی طرف سے اسلام پر کئے جا رہے تھے اس میں عافیت سمجھتا تھا کہ ان کی طرف سے آنکھ بند کر لی جائے اور کوئی پرواہ نہ کی جائے۔ کفر جو حملہ کرتا ہے کرنے دو۔ کوئی ان سوالات سے مرعوب ہو کر ان سوالوں کا حل اس طرح کرنا چاہتا تھا کہ اصل اسلام کی روح برقرار نہیں رہتی تھی اور بعض ایسے تھے کہ سوالات کے باعث بیگانے ہو گئے۔ کئی آلِ رسول کہلا کر دشمنِ رسول بن گئے۔ ان حالات کا تقاضا تھا کہ ہدایت اسلامی کو اس کی پوری عظمت وشوکت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا جو ایک طرف مسلمانوں کی مایوسی کو دور کر کے ان میں نئی امنگ پیدا کرتی اور ان کی حالت میں ایک پاک تبدیلی بھی پیدا کرتی اور دوسری طرف غیر مسلموں کے حملے پسپا ہو جاتے اور اللہ تعالےٰ کا منشا پھر دنیا پر ظاہر ہوتا۔

(باقی)

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ کی بعض خصوصیات

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

انسانی زندگی کے محدود ایّام میں اگر انسان اپنے مقصدِ حیات کو پا لے تو اس کی موت اس کی لامتناہی ترقیات کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ دنیا کے لوگ اس کی موت پر اُداس اور گریاں ہوتے ہیں مگر وہ خنداں وشاداں اپنے رب کے پاس جاتا ہے۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ انہوں نے سن شعور کے آغاز سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا اور اپنی معرفت اور اطاعت وقربانی میں ترقی کرتے گئے۔ پھر آپکو یہ بھی نادر موقعہ میسر آیا کہ آپ نے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لمبا زمانہ گزارا اور آخر تک بطور طبّی خادم اور معالج آپ کو کام کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت ڈاکٹر صاحب قرآن مجید پر ہمیشہ تدبّر فرماتے رہتے تھے اور کئی علمی لطیف نکتے انہوں نے بیان فرمائے ہیں قرآن مجید کے درسوں میں بڑے التزام سے شریک ہوتے تھے اور مسائل دینیہ میں آپکو خاص ذوق حاصل تھا۔ دینی کتب بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آپ کی روحانی غذا تھی۔ قبولیتِ دعا میں آپ ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ خاکساری اور تواضع آپ کا شعار تھا۔

ڈاکٹری کا پیشہ انسان کے لئے بہتوں سے دعاؤں کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ جب ایک بیمار کے ساتھ ڈاکٹر محبت اور ہمدردی سے پیش آتا ہے اس کی بیماری کی تشخیص کرتا ہے۔ اس کے لئے دوا تجویز کرتا ہے تو اسی وقت سے بیمار کا دل اس ڈاکٹر کے لئے دعا شروع کر دیتا ہے اور پھر جب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بیمار کو شفا حاصل ہو جاتی ہے تو وہ ڈاکٹر کے لئے مزید احسان مند ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ محسن ڈاکٹر کے لئے بھی دعا گو ہوتا ہے۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو نور ہسپتال قادیان میں سالہا سال تک بطور انچارج ڈاکٹر ہزاروں بیماروں کی بیشمار دعائیں لینے کا موقعہ ملا ہے اور انہیں صدہا بیماروں کا انتہائی ہمدردی سے علاج کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب بڑی محبت اور دردمندی سے علاج فرماتے تھے اور مقدور بھر بیماروں کی دلجوئی فرماتے تھے۔ اکثر دفعہ بے وقت بلکہ راتوں کو بھی ڈاکٹر صاحب نے علاج ومعالجہ کے ذریعہ مریضوں کے آرام کا خیال فرمایا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب میں عام ڈاکٹروں کے مقابلہ میں یہ امتیازی خوبی بھی تھی کہ آپ بیمار کے لئے دعا بھی فرماتے تھے اور تشخیص اور تجویز دوا کے وقت بھی اللہ تعالےٰ سے التجا کرتے تھے کہ وہ صحیح رہنمائی فرمائے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے زیرِ علاج اکثر بیمار صحتیاب ہوتے تھے۔ غرض کئی لحاظ سے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی وفات ایک بہت بڑا جماعتی صدمہ ہے۔ آپکو اللہ تعالےٰ نے خاص حسنِ ذوق بھی عطا فرمایا تھا۔ اشعار بھی کہتے تھے اور مجلس میں بھی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ طبیعت بہت حساس تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سفر وحضر کے ساتھی تھے اور اس رفاقت نے ان کی استعدادوں اور قابلیتوں کو روشن تر کر دیا تھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب میں صلہ رحمی کا وصف بھی نہایت اعلےٰ پایہ پر موجود تھا۔ ان کے ایک بھائی میاں محمد ظہور خاں صاحب احمد نگر میں رہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میرے قیام عرصۂ احمد نگر میں حضرت ڈاکٹر صاحب بارہا اپنے بھائی اور ان کے عزیزوں سے ملنے کے لئے احمد نگر جایا کرتے تھے اور پورے طور پر معروف الاوقات ہونے کے باوجود وہ اس کارِ خیر کے لئے وقت نکال لیا کرتے تھے۔ اپنے باقی عزیزوں۔ بیٹوں اور دامادوں سے بھی بہت محبت کا سلوک کرتے تھے، خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب ایک فدائی مومن تھے اور ہمہ وقت قربانی پر آمادہ رہتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور سلسلہ احمدیہ کو ان جیسے مخلص اور فدائی وجود ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔

اللّٰھم اٰمین یارب العالمین

ضروری اطلاع

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید تین ہفتہ کی رخصت پر ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں اس لئے احباب دفتر وکالت مال کی ڈاک پر ان کا نام نہ لکھیں بلکہ صرف عہدہ (وکیل المال) لکھیں۔

تاریخِ گناہ کا حرفِ آغاز ——— تکبّر

مکرم ملک محمد سلیم صاحب بی اے واقفِ زندگی

تکبر شرک ہے

تکبر کے بے شمار نقصانات اور ان گنت مضرات ہیں ان میں شرک سرفہرست ہے متکبر خدا کا نام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هو الله الذی لا الٰه
الا هو الملک القدوس
السلٰم المؤمن المهيمن
العزيز الجبار المتکبر

(سورہ حشر آیت ۲۴)

لہذا جو شخص خود کو بڑا سمجھتا ہے گویا وہ اپنے آپ کو خدا کے مقام پر کھڑا کرتا ہے اور خدا کی عبادت کی بجائے اپنی پوجا کرنا اور کروانا چاہتا ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"میرا مسلک نہیں کہ میں ایسا تند خو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندے سے ڈرتے ہیں۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷)

حضور کے مندرجہ ذیل دو فارسی اشعار ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں اس نکتہ پہ زور دیا گیا ہے کہ جب تک خودی کا بیج اور تکبر کی جڑ دل سے نہ نکلے گی اُس وقت شرک کی لعنت سے خلاصی ناممکن ہے

تا نہ نو ہستی ات بدر نرود
تخم شرکی از دلِ تو بر نرود
تا نہ تو ہستی ات بدر نرود
ایں رگِ شرکی از تو بر نرود

بڑائی کی حقیقی مستحق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے رب کی بڑائی بیان کریں اور اس طرح لوگوں کو متکبر بننے اور خدا کے مقام پر کھڑے ہونے سے بالواسطہ روک دیا۔ فرمایا۔ وکبرہ تکبیرا اس کی خوب بڑائی کر (بنی اسرائیل آخری آیت)

متکبر والله تائم اس کی بڑائی بیان کر (الحج آیت ۳۸)

وربک فکبر اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر (المدثر آیت ۴)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرتِ ربِ غیور کو

راہِ حق کی سب سے بڑی روک

تکبر کا دوسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ قبول حق کے راستہ میں سب سے بڑی روک ہے چنانچہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تک جس جس نے اپنے وقت کے مامور من اللہ کا انکار کیا تکبر کے باعث کیا اگر وہ لوگ متکبر نہ ہوتے تو اپنے وقت کے انبیاء علیہم السلام کے ماننے میں ہرگز پس و پیش نہ کرتے چنانچہ نوحؑ کا انکار تکبر کے باعث کیا گیا۔ قرآن شریف میں آتا ہے حضرت نوحؑ فرماتے ہیں:-

وانی کلما دعوتهم
لتغفر لهم جعلوا
اصابعهم فی اذانهم
واستغشوا ثيابهم
واصروا واستکبروا
استکبارا۔

اور میں نے جب کبھی ان کو تبلیغ کی تاکہ وہ مان لیں اور تو ان کو معاف کر دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے (اپنے سر کے گرد) لپیٹ لئے اور انکار پر اصرار کیا اور شدید تکبر سے کام لیا۔

(سورہ نوح آیت ۸)

حضرت شعیبؑ کا انکار اس وقت کے متکبر لوگوں ہی نے کیا:-

قال الملا الذين استکبروا
من قومه لنخرجنك
يٰشعيب والذين اٰمنوا
معك

اس کی قوم میں سے جو لوگ متکبر ہوئے تھے ان میں سے بڑے لوگوں نے کہا۔ اے شعیب ہم تجھے اور ان کو جو تجھ پر ایمان لائے ہیں نکال دیں گے

(الاعراف آیت ۸۹)

حضرت موسیٰ و ہارون کے انکار کی وجہ بھی یہی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ثم ارسلنا موسیٰ واخاه
هارون باٰيٰتنا وسلطٰن
مبين الی فرعون وملائه
فاستکبروا وکانوا قوما عالين
فقالوا انؤمن لبشرين مثلنا
وقومهما لنا عٰبدون

اس کے بعد ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنے نشان اور کھلا کھلا غلبہ دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا پس انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگوں میں سے بن گئے۔

(المومنون ۴۶-۴۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار بھی تکبر کرنے والوں نے کیا۔

انهم کانوا اذا قيل لهم
لا اله الا الله يستکبرون
ويقولون ائنا لتارکوا
اٰلهتنا لشاعر مجنون

اور جب کبھی ان سے یہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے، کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر مجنون کے کہنے پر چھوڑ دیں گے۔

(الصٰفٰت ۳۶-۳۷)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تکبر کرنے والے حق کو پہچان بھی لیں تب بھی حق کو قبول نہیں کریں گے۔ فرمایا:-

ساصرف عن اٰيٰتی الذين
يتکبرون فی الارض بغير
الحق وان يروا کل اٰية
لا يؤمنوا بها وان يروا
سبيل الرشد لا يتخذوه
سبيلا۔

میں جلدی ہی ان لوگوں کو جنہوں نے بغیر کسی حق کے دنیا میں تکبر کیا ہے (اپنے) نشانوں سے (محروم کرکے) دور کر دوں گا اور اگر وہ ہر ایک نشان بھی دیکھ لیں تو ان آیات پر ایمان نہیں لائیں گے اور اگر وہ ہدایت کا راستہ دیکھ بھی لیں تو اسے کبھی اپنائیں گے نہیں (اعراف ۱۴۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر ہے:-

تو کہ داری ز انبیاء انکار
ایں ہمہ کوری است و استکبار

تو جو انبیاء کا منکر ہے یہ بھی سب تیرا اندھا پن اور تکبر ہے۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

وآنکہ از کبر و کیں ندید آں نور
کور ماند ز نورِ حق مہجور

اور جو تکبر و دشمنی سے اُس نور کو نہیں دیکھتا وہ اندھا اور خدا کے نور سے دور رہتا ہے

راہِ سلوک و طریقِ عبادت کا روڑا

تکبر اور عبادت گویا دو opposite poles ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک دوسرے کی ضد (Antithesis) ہیں۔ جہاں حقیقی عبادت ہو گی وہاں تکبر نہ ہو گا اور جہاں تکبر ہو گا وہاں حقیقی عبادت کی روح مفقود ہو گی۔ قرآن مجید میں اس مفہوم کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔ صرف چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔

ان الذين عند ربك لا يستکبرون عن
عبادته ويسبحونه وله يسجدون

(اور جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں یعنی مقرب الٰہی یقیناً اپنے رب کی عبادت سے اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور اسی کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس کے سامنے سجدے کرتے ہیں۔

وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذين
يستکبرون عن عبادتی سيدخلون جهنم
داخرين۔ اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا جو لوگ ہماری عبادت کے معاملہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں وہ ضرور جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔ (المومن)

گو اللہ تعالیٰ تکبر کو عبادت کے راستہ کی ایک بہت بڑی روک قرار دیتا ہے۔ اور تکبر کی موجودگی میں لقائے الٰہی کو (مفہوماً) ناممکن قرار دیتا ہے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

تو بروں آ ز خود لقا ایں است
تو درو محو شو بقا ایں است

تو اپنی خودی سے باہر آ کہ یہی لقا ہے اور اس میں محو ہو جا کہ یہی بقا ہے

آنکہ خود بیں و معجب افتاد است
حضرتِ اقدسش کجا یاد است

وہ شخص جو خود پسند اور متکبر ہے خدائے پاک اسے کہاں یاد ہے

خوئے عشاق عجز ہست و نیاز
نشنیدم عشق و کبر انباز

عاشقوں کی عادت تو عجز و نیاز ہے ہم نے کبھی عشق اور تکبر کو ساتھ ساتھ نہیں پایا

پردہ نیست بر رخِ دلدار
تو زِ خود پردۂ خودی بردار

دلدار کے منہ پر کوئی نقاب نہیں تو اپنے اوپر سے انانیت کا پردہ اٹھا دے۔ (باقی)

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۵ اشہادت ۱۳۴۶ھش (۵ اپریل ۱۹۶۷ء) تک مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسمائے گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا:۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

ہماری تمام بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اس کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

لجنہ اماء اللہ پشاور کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۷ء بروز اتوار ۲ بجے سہ پہر مسجد سول کوارٹرز میں لجنہ اماء اللہ پشاور کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ صدارت محترمہ بیگم امیرزادہ صاحب (ایک غیر از جماعت معزز خاتون) نے سرانجام دی۔ جلسہ میں بہت سی احمدی بجنات و ناصرات کے علاوہ غیر از جماعت خواتین نے شرکت کی اور کارروائی جلسہ سے بہت متاثر ہوئیں محترمہ اہلیہ عبد الحمید صاحبہ نے تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کی کارروائی شروع کی۔ محترمہ صدر صاحبہ نے تلاوت شدہ رکوع کا ترجمہ معہ تفسیر بیان فرمایا۔

سب سے پہلے محترمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ ہاشم خان صاحب درانی نے دو طبقہ نسواں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات" کے زیر عنوان تقریر فرمائی۔ محترمہ اہلیہ مرزا عبد الحمید صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ محترمہ ثریا حسین صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ فرنٹیئر کالج پشاور نے تقریر بعنوان "مسلمان اور میلاد" فرمائی۔ محترمہ حشمت بیگم صاحبہ نے پشتو نظم سنائی۔ اس کے بعد محترمہ شمیم شریف صاحبہ نے تقریر "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ" کے زیر عنوان فرمائی۔ نصرت دختر شمس الدین خان صاحب نے تقریر بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ" کی۔ محترمہ ڈاکٹر طاہرہ نسرین اور محترمہ شمیم شریف صاحبہ نے سلام "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" پیش کیا۔ محترمہ امۃ الشافی صاحبہ صدر علاقائی نے دعا کے ساتھ جلسہ برخاست کیا۔ جلسہ کے بعد مہمان خواتین کو لٹریچر تقسیم کیا گیا اور چائے اور دوسرے لوازمات سے ان کی تواضع کی گئی۔

محترمہ بیگم امیرزادہ صاحبہ نے اپنے مختصر خطاب میں لجنہ اماء اللہ کی کارکردگی کو سراہا اور پروگرام کے متعلق پسندیدگی کا اظہار کیا۔ سب مہمان خواتین نے دلچسپی سے پروگرام سنا اور بہت متاثر ہوئیں اور آئندہ بھی اس قسم کے جلسوں میں شرکت کی خواہش ظاہر کی۔

خاکسارہ ڈاکٹر الطاف ارجمند

سیکرٹری جنرل لجنہ اماء اللہ پشاور

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم معین الرشید ہاشمی سیلز مینیجر شیش محل ہرزوہی روڈ پنسدی گذشتہ ۲ ہفتہ سے درد گردہ کے باعث علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

امین الرشید ہاشمی ارشد سنز لاہور

۲۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں دور فرمائے۔

امۃ الباسط مغلپورہ لاہور

۳۔ میری پیاری بھتیجی شمع درد بُری طرح جھلس گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ اسے جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسارہ فوزیہ میرو وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

۴۔ میرے چھوٹے ماموں ظفر علی صاحب سینے میں درد سے کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا مسعود احمد۔ بیت الکریم دارالرحمت وسطی ربوہ)

فلاح پانیوالوں کی ایک صفت:۔

قرآن پاک میں فلاح پانے والے مومنوں کی جہاں دیگر صفات کا ذکر ہے۔ وہاں یہ صفت بھی بیان ہوئی ہے۔ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون یعنی وہ لوگ (جو مومن ہیں) زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اسلام کا ایک نہایت اہم رکن ہے جسے نظر انداز کرنا مومن کے شایان شان نہیں۔ سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے صاحب نصاب احباب جن کو ابھی تک اس مسئلہ کی اہمیت کا علم نہیں۔ انہیں اس سے آگاہ کیا جائے۔ اور ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے زکوٰۃ کی رقوم وصول کر کے داخل خزانہ فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

ہمارے مالی سال کے تقریباً سات ماہ گذرنے کو ہیں مگر چندہ کل بجٹ کے نصف سے بھی کم ہے۔ کیونکہ اکثر لجنات نے اپنے بجٹ سے کم چندہ بھیجا ہے اور بعض لجنات نے تو بالکل ہی چندہ نہیں بھجوایا۔ بذریعہ اعلان ہذا تمام سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے بجٹ کے مطابق ہر ماہ چندہ باقاعدگی سے وصول کر کے مرکز میں بھجوایا کریں۔ جن کے ذمے بقایا ہے انہیں چاہیئے کہ جلد از جلد اپنے بقایا جات صاف کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی وقتی سستی اور اپنے فرض میں کوتاہی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مقاصد میں روک بن جائے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

امتحانات اطفال کے بارہ میں ضروری اطلاع

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات کے لئے امسال ۲۷ مئی جمعہ کا دن مقرر کیا گیا ہے حسب سابق یہ امتحانات چار الگ حصوں میں منعقد ہوں گے۔ یعنی ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال۔

جملہ قائدین خدام اور ناظمین و مربیان اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اطفال کو متعلقہ امتحانات کے نصاب کی اچھی طرح سے تیاری کروا دیں۔ نصاب کی کتب "کامیابی کی راہیں" افضل برادرز گولبازار ربوہ سے قیمتاً حاصل کی جا سکتی ہیں۔ امتحانی پرچوں کی مطلوبہ تعداد کی تفصیل یکم مئی تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیئے

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں

ایک ضروری اپیل

آپ سب کی خدمت میں بذریعہ اعلانات اور خطوط متعدد بار اپیل کی جا چکی ہے کہ آپ کا رسالہ "انصار اللہ" آپ کی فوری اور غیر معمولی توجہ کا محتاج ہے۔ تاکہ حضور اقدس کی منشاء مبارک کے مطابق ہر احمدی گھرانہ اس علمی، تربیتی رسالہ کا خریدار بن جائے۔ براہ مہربانی اپنی اپنی مجلس کے گھروں کا جائزہ لیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ کوئی ایک گھر بھی اس ماہنامہ کے بغیر نہ رہے۔ اس سلسلہ میں ماہوار رپورٹ بھجوانا ضروری ہے۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

☆ نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ کل بمبئی کے قریب دیوہ وال میں ہزاروں مشتعل مزدوروں نے تقریباً ایک کروڑ روپیہ کی مالیت کے کارخانہ کو آگ لگا کر مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ آگ بجھانے والے انجنوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے پانی کی سپلائی کو معطل کر دیا اور کارخانہ کے منتظمین کو زندہ جلا دینے کی کوشش کی۔ پولیس کے مسلح دستے کئی گھنٹے کی جدوجہد کے بعد بلوائیوں کو منتشر کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ شہر میں سخت کشیدگی پھیلی ہوئی ہے۔ اور مسلح پولیس کے دستے گشت کر رہے ہیں۔

● ماسکو ۲۴ اپریل۔ روس نے کل ایک انسان بردار خلائی جہاز چھوڑا ہے اس جہاز کا نام "اتحاد اوّل" ہے اور اس کی کمان روس کے ممتاز خلاباز کرنل ولادیمیر کامروف کر رہے ہیں۔ ۴۰ سالہ انجینئر ولادیمیر اکتوبر ۱۹۶۴ء میں بھی خلا کا سفر کر چکے ہیں اس لحاظ سے وہ دنیا کے ۳۶ ویں انسان ہیں جو خلا کا سفر کر رہے ہیں۔ اس سے قبل امریکہ ۲۴ اور روس گیارہ انسانوں کو خلا میں بھیج چکا ہے۔ روس کا نیا خلائی جہاز دو سال بعد فضا میں بھیجا گیا ہے اور وہ ۱۴۰ میل کی بلندی پر دنیا کے گرد ۸۸ منٹ میں ایک چکر لگا رہا ہے تاس کے مطابق روس کا یہ خلائی جہاز ماسکو سے ساڑھے بارہ سو میل دور قازقستان کے وسط میں ایک مقام سے چھوڑا گیا۔ اور اسی جگہ سے اسے کنٹرول کیا جا رہا ہے خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ اس تجربے کے ذریعہ معلوم کیا جائے گا کہ انسان کے جسم پر خلائی سفر کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

● لاگوس ۲۴ اپریل۔ نائیجیریا کی سپریم ملٹری کونسل نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۶۹ء کے اوائل میں ملک میں سول حکومت بحال کر دی جائے گی۔ یہ اعلان کونسل کے ایک غیر معمولی اجلاس کے بعد کیا گیا۔ کونسل نے مشرقی نائیجیریا کے گورنر کرنل اوجوکو کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کا فیصلہ بھی کیا۔ کرنل اوجوکو وفاقی حکومت سے علیحدگی کی کوشش کر رہے ہیں۔

● لاگوس ۲۴ اپریل۔ نائیجیریا کے ممتاز اخبار "سنڈے ٹائمز" کے مطابق گنی کے مسلمان صدر طوری کو دو فرانسیسیوں نے شہید کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں گھانا کے سابق صدر مسٹر نکرومہ کو جو گزشتہ سال سے اپنی معزولی کے بعد سے گنی میں مقیم تھے اغوا کر لیا گیا ہے۔

گزشتہ کئی روز سے افریقہ کے مغربی علاقوں میں یہ افواہیں گشت کر رہی ہیں کہ صدر سیکو طوری کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے اور ملک میں بلوے شروع ہو گئے ہیں جمعہ کے روز گنی کے دارالحکومت کوناکری کے ریڈیو سٹیشن سے اچانک فوجی نغمے نشر ہونے لگے، اس سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ فوج نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔ لیکن گنی کے وزیر ڈاک و ٹیلیفون نے کل سینیگال میں ایک شخص کو فون پر بتایا کہ ملک میں حالات معمول پر ہیں۔

● نئی دہلی ۲۴ اپریل۔ اکالی رہنما ماسٹر تارا سنگھ نے بھارتی وزیر داخلہ کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے سکھوں کے بارہ میں اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو پنجاب میں مرکزی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کر دی جائے گی۔ اور اس علاقہ پر بھارت کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ ماسٹر تارا سنگھ نے پنجہ صاحب حسن ابدال جانے کے لئے پاسپورٹ کے حصول کے لئے مسٹر چوان سے ملاقات کی تھی۔

● بوڈاپسٹ۔ ہنگری کی حکومت کی دعوت پر کل رات پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق بوڈاپسٹ پہنچ گئے۔ وہ ہنگری اور پاکستان کے درمیان تجارتی تعلقات استوار کرنے کے لئے کئی دن بوڈاپسٹ میں قیام کریں گے۔

● لاہور ۲۴ اپریل۔ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن سے ۱۳۰۰۰ ٹن کا ایک بحری جہاز بنانے کے معاہدہ پر دستخط کئے ہیں یہ جہاز یوگوسلاوی ماہرین کے اشتراک سے تیار کیا جائے گا۔

کراچی شپ یارڈ میں ملکی وسائل کی مدد سے بننے والا یہ دوسرا جہاز ہوگا پہلا جہاز تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور جولائی ۱۹۶۷ء تک بن کر نکل آئے گا۔

● ڈھاکہ ۲۴ اپریل۔ مشرقی پاکستان کے گورنر جناب عبدالمنعم خان نے کہا ہے کہ ملک کے مستقبل کا خوراک کے مسئلہ سے گہرا تعلق ہے خوراک میں خود کفیل ہو کر ہی ملک کا مستقبل درخشاں ہو سکتا ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

امید ہے کہ احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اعلان نکاح!

میری بیٹی عزیزہ عائشہ منہاس کا نکاح کیپٹن عبدالمنان صاحب خلف چوہدری عبدالستار صاحب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر ۹ اپریل بعد از نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(محمد اکرم منہاس لاہور)

ولادت

مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ۱۴ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد ارشد تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

(محمد لطیف بٹ سٹورکیپر جلسہ سالانہ سابق احمد نگر)

بیگم لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محسن خان صاحب فرماتی ہیں:۔

شفاخانہ رفیق حیات کا تیار کردہ

نورانی کاجل

ہم اپنے گھر میں استعمال کرتے ہیں آنکھوں کو ہلکا اور صاف ستھرا رکھتا ہے نورانی کاجل بچوں کے لئے بھی مفید پایا۔ ایک درجن شیشی اور بھجوا دیں۔

نورانی کاجل ربوہ میں افضل برادرز گولبازار اور کوئٹہ میں حکیم محمد دین صاحب ظفر دواخانہ شارع لیاقت کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال سے مل سکتا ہے۔

مینیجر **شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ**

ٹرنک بازار سیالکوٹ

صرف ۶/ روپے میں ماہنامہ **انصار اللہ** ربوہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے

اللہ تعالیٰ نے انسان کی بقا کے لئے نہایت محیر العقول سامان کئے ہیں

اگر انسان عمر بھر بھی اُس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے تو بھی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کرسکتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اللہ تعالےٰ کی صفت لطیف کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سورۃ الشعراء کی ابتداء میں اللہ تعالےٰ کی تین صفات کے ذکر سے کی گئی ہے۔ جن میں سے پہلی صفت جس کی طرف اس سورۃ میں توجہ دلائی گئی ہے یہ صفت لطیف ہے۔ لطیف کے معنوں پر بحث کرتے ہوئے لغت میں لکھا ہے کہ اس کے معنے ہیں اَلْبَرُّ بِعِبَادِہٖ وَالْمُحْسِنُ اِلٰی خَلْقِہٖ بِاِیْصَالِ الْمَنَافِعِ اِلَیْھِمْ بِرِفْقٍ وَلُطْفٍ اَوِ الْعَالِمُ بِخَفَایَا الْاُمُوْرِ وَدَقَائِقِھَا (اقرب الموارد) یعنی اللہ تعالےٰ کے لئے جب لطیف کا لفظ استعمال ہو تو اس کے دو معنے ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ لوگوں کی خبر گیری کرنے والا اور محبت اور احسان کے ساتھ اُن کو نفع پہنچانے والا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ اپنی مخلوق کی مخفی سے مخفی باتوں کو جاننے والا اور اُن کی تمام حاجات اور ضروریات کا علم رکھنے والا ہے۔ ان معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر نظامِ عالم پر نگاہ دوڑائی جائے تو ہمیں یہ دونوں باتیں اپنے پورے کمال کے ساتھ دنیا میں دکھائی دیتی ہیں۔ اور اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالےٰ واقعہ میں ایک لطیف ہستی ہے جس نے اپنی مخلوق کو فائدہ پہنچانے اور اس کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے اسی قسم کی نعمتوں سے اُسے نوازا ہے۔ اور اُس کی بقا کے لئے اتنے بڑے سامان پیدا کئے ہیں۔ کہ کوئی شخص اگر ساری عمر بھی ان نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے تب بھی وہ پوری طرح شکر ادا نہیں کرسکتا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ اللہ تعالےٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ آسمان پر لاکھوں میل دور سورج اور چاند اور ستارے اُس کے بندوں کے لئے رات دن اپنے کام میں مشغول ہیں اور زمین الگ اپنے کام میں مصروف ہے انسان تھوڑا سا بیج ڈال کر اپنے گھر چلا آتا ہے مگر تھوڑے ہی عرصہ میں اس چند سیر بیج کے بدلے ہزاروں من غلہ دانے گھر لے جاتا ہے۔ وہ اپنے گھر میں آرام سے سویا ہوتا ہے اور زمین اس کے کام میں مصروف ہوتی ہے اور اس کے لئے غلہ اگا رہی ہوتی ہے۔ سبزی اگا رہی ہوتی ہے اور انواع واقسام کے پھل اور پھول پیدا کر رہی ہوتی ہے یہ سویا ہوا اٹھ کر آتا ہے اور اپنی ضرورت کے مطابق اگا اگایا اور پکا پکایا پھل لے کر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

غرض جتنی چیزوں سے وہ کام لیتا ہے سب خدا کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہیں اُس کا اپنا صرف ارادہ ہی ہوتا ہے اور کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن اتنے بڑے انعامات کے باوجود کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی نعمتوں سے اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے۔ اور اُس وقت وہ ایسا ناشکرا بن جاتا ہے کہ اُسے کوئی بھی نعمت دکھائی نہیں دیتی کوئی بھی فضل نظر نہیں آتا۔ کسی رحمت سے بھی اُس کے قلب میں اللہ تعالےٰ کی محبت کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم)

دعائے مغفرت

ربوہ۔ شیخ جمال الدین صاحب (ابن مکرم شیخ فضل دین صاحب مرحوم آف قادیان) انسپکٹری ایڈ ربوہ مورخہ ۲۴ اپریل کو صبح ساڑھے پانچ بجے بعمر ۲۳ سال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ مرحوم کی نعش کو قبرستان عام میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم بہت خاموش طبع اور شریف النفس نوجوان تھا احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی والدہ اور بھائی صاحب اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

مغربی طاقتیں اپنے مفادات کی خاطر دوسرے ملکوں کو امداد دیتی ہیں

اسلامی ممالک مغربی طاقتوں کی خود غرضانہ امداد پر بھروسہ نہیں کرسکتے،

کراچی ۲۵۔ اپریل - وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ مغربی طاقتیں اپنے مفادات کی تکمیل کے لئے دوسرے ملکوں کو امداد دیتی ہیں۔ اسلامی ملکوں کو مغربی طاقتوں کی "خود غرضانہ" امداد کی بجائے اپنے وسائل پر بھروسہ کرنا اور متحد ہو کر نئے دور کے چیلنج کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے عالم اسلام اور مغربی ممالک کے درمیان فنی اور سائنسی خلا پُر کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اسلامی قدروں اور دور جدید کے تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کر کے عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے

وزیر خارجہ کل یہاں موتمر عالم اسلامی کے زیر اہتمام "عالم اسلام کو درپیش مسائل" کے موضوع پر منعقدہ مجلس مذاکرہ کا افتتاح کر رہے تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جب تک تنازعہ کشمیر کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق پرامن اور منصفانہ رائے شماری سے طے نہیں ہوتا برصغیر میں پائیدار امن قائم نہیں ہوسکتا۔ ۵۰ لاکھ کشمیریوں کو حق خود ارادیت سے محروم کیا جا رہا ہے اور یہی پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعہ کی اصل سبب ہے۔ وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ پاکستان فلسطین کے عوام کو ان کے حقوق دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا رہے گا۔

مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسینی نے کہا ہے کہ عالم اسلام کے حقیقی اتحاد اور دین کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کی جانی چاہیئے۔ موتمر عالم اسلامی کے زیر اہتمام مجلس مذاکرہ کے پہلے اجلاس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا کہ ہم خلوص اور صاف دل سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے اجلاس، ہماری کانفرنسیں محض عالم اسلام کے اتحاد کے لئے ہیں اور ان کا مقصد کسی ملک کے خلاف محاذ بنانا نہیں خواہ وہ ہمارا مخالف ہی کیوں نہ ہو۔

مفتی اعظم نے اعلان کیا کہ دنیا بھر کے ۶۵ کروڑ مسلمان کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے حامی ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ پر زور دیا کہ وہ تنازعہ کشمیر سے متعلق اپنی قرار دادوں پر عمل کرائے

پاکستان مسئلہ فلسطین اور عالم اسلام کے دوسرے مسائل میں جس شد و مد سے حمایت کر رہا ہے مفتی اعظم نے اس پر پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔

مکرم سید عبد [illegible] الباسط صاحب مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین

ربوہ ۲۵ اپریل: مکرم سید عبدالباسط صاحب نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ جنہوں نے مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۷ء کو بعمر ۵۲ سال وفات پائی تھی) کی کل مورخہ ۲۴ اپریل کو بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل پونے گیارہ بجے قبل دوپہر احاطہ مسجد مبارک میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے، حضور نے خاصی دور تک جنازہ کو کندھا بھی دیا چونکہ مرحوم موصی تھے لہذا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ احمدیہ کے اس مخلص خادم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین اللھم [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴